© rasailojaraid.com

اور قوت نظر آتی ہے جو پہلے نظر سے اوجھل تھی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جن راستوں پر چلے ہیں ان پر چلنے سے قرآن مجید کھلتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی جو کیفیات بیان کی گئی ہیں، ان کا احساس ہوتا ہے، قوموں نے اپنے پیغمبروں کو جو جواب دیئے ہیں، کان وہی آوازیں سنتے ہیں، اور آنکھیں وہی منظر دیکھتی ہیں، جو اشکالات اور شبہات علم کلام کی کتابوں نے، اور کتابی مطالعہ نے فرضی طریقہ پر پیدا کر دیئے ہیں، وہ وہاں بے حقیقت ہو جاتے ہیں، قرآن مجید کے سمجھنے کے یہ دو طبعی طریقے ہیں۔

سنا ہے کہ جب قرآن مجید میں آدمی کا جی لگنے لگتا ہے، تو انسانی تصنیفات سے جی گھبرانے لگتا ہے، انسانی کتابیں، انسانی تحریریں انسانی تقریریں پست اور بے مغز معلوم ہونے لگتی ہیں، ادباء اور حکماء اور مفکرین کی باتیں طفلانہ اور عامیانہ نظر آتی ہیں، جن میں کوئی گہرائی اور پختگی نہیں معلوم ہوتی، سفید کاغذ پر چھپے ہوئے سیاہ نقش و نگار کاغذی پھول معلوم ہوتے ہیں، جن میں رنگ ہے خوشبو نہیں، انسان کا علم ابتدا اور خالی معلوم ہونے لگتا ہے، اور اس کا دیر تک پڑھنا ذوق اور روح پر بار ہوتا ہے، ہر وہ چیز جو علوم نبوت کے سرچشمہ سے نہ آئی ہو، مشتبہ اور الفاظ کا طلسم معلوم ہوتا ہے، تسکین صرف وحی و نبوت کے راستہ سے آتے ہوئے علم سے ہوتی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تک پہنچایا، اور جو وحی کی زبان میں قرآن مجید میں اور عربی زبان میں حدیث میں محفوظ ہے۔

وادیم ترا از منزل مقصود نشاں
گر ما نہ رسیدیم شاید تو رسی

★

ماہنامہ الحق پر ایک تازہ تبصرہ

اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کی مشہور و معروف دینی درس گاہ "دارالعلوم حقانیہ" جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے زیر اہتمام جو اس کے بانی و مہتمم ہیں، دریائے اٹک کے پار کے تمام علاقوں میں دینی تعلیم کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں وہی خدمات سرانجام دے رہی ہے جو ایک عرصہ دراز تک برعظیم میں دارالعلوم دیوبند دیتا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان اطراف میں قیام پاکستان کے بعد یہ درس گاہ صحیح معنوں میں دارالعلوم دیوبند کی جانشین ثابت ہوئی ہے۔

ماہنامہ الحق اس درسگاہ کا ترجمان ہے۔ اس کے مدیر سمیع الحق صاحب اس قدر شستہ و شگفتہ اردو زبان لکھتے ہیں اور اس ماہنامہ کو اتنی عمدگی اور سلیقہ سے مرتب کرتے ہیں کہ الحق ملک کے چوٹی کے دینی رسالوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ پیش نظر شمارے میں دینی و سیاسی دونوں انواع کے مضامین ہیں اور نہایت اعلیٰ معیار کے ہیں۔

(امروز۔ لاہور۔ ۲۶ر فروری ۱۹۷۲ء)

© rasailojaraid.com